سوڈان میں سیاسی بحران اور حل کے امکانات

تحریر: ڈاکٹر احمد عبد الفضیل

(ترجمہ)

سوڈان ایک شدید اور بے مثال سیاسی بحران کا شکار ہے، جو دن بہ دن سنگین تر ہوتا جا رہا ہے اور ریاست، حکومت اور عام زندگی کے تمام شعبوں کو مفلوج کر رہا ہے۔ غیر ملکی کرنسیوں کے مقابلے میں سوڈانی پاؤنڈ کی قدر میں مسلسل گراوٹ جاری ہے، یہاں تک کہ ایک امریکی ڈالر کی قیمت 7800 سوڈانی پاؤنڈ تک پہنچ چکی ہے، اور اس کے نتیجے میں تمام اشیائے خورد و نوش اور خدمات کی قیمتوں میں بے تحاشا اضافہ ہو گیا ہے۔ سوڈان میں بیکرز ایسوسی ایشن کے صدر نے بیان دیا ہے کہ آٹے کے تھیلے کی قیمت 78 سے بڑھ کر 108 پاؤنڈ ہو گئی ہے، جس کی وجہ سے وہ روٹی کی قیمت بڑھانے اور اس کا وزن کم کرنے پر مجبور ہیں۔

جہاں تک سیکیورٹی کی صورتِ حال کا تعلق ہے، تو سوڈان میں مزید مسلح گروہوں اور ملیشیاؤں کی پیدائش دیکھی جا رہی ہے؛ الیکٹرانک اخبار "آراء" کے شمارہ نمبر 21 کے مطابق، گزشتہ ماہ اپریل میں ان کی تعداد 100 مسلح تحریکوں تک پہنچ گئی تھی، جن میں سے 87 دارفور سے اور 13 کا تعلق کردفان، مشرق، نیلِ ازرق اور جبال النوبہ سے ہے۔ اس کے سیکیورٹی کی صورت حال پر شدید اثرات مرتب ہوئے ہیں، جہاں اس مسلح موجودگی کے سایے میں کوئی شخص اپنی جان و مال کو محفوظ نہیں سمجھ سکتا، اور اس کا تازہ ترین واقعہ ملٹری ہسپتال سے رات کو کام سے واپس لوٹتے ہوئے ایک خاتون ڈاکٹر کا قتل اور اس کی لوٹ مار ہے۔

جہاں تک بجلی جیسے بنیادی سہولیات کا تعلق ہے، تو وہ زیادہ تر وقت دستیاب ہی نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے لوگ انفرادی حل کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں، جیسے کہ شدید گرمی اور جھلساتی دھوپ کا مقابلہ کرنے کے لیے روشنی، کولنگ اور ایئر کنڈیشننگ کی خاطر سولر پینلز کی خریداری، کیونکہ لوگ بجلی کی بحالی سے بالکل مایوس ہو چکے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وزیر اعظم کامل ادریس نے وزارتِ مالیات، مرکزی بینک آف سوڈان اور وزارتِ (سماجی) بہبود کو ہدایت کی ہے کہ وہ سولر پینلز خریدنے کے لیے لوگوں کو آسان شرائط پر قرض کی فراہمی کے عمل کو آسان بنائیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ بجلی کا مسئلہ حل کرنے کے لیے انسان کو سود پر مبنی قرض لینے کے لیے بینکوں کا رخ کرنا پڑے گا۔

جہاں تک دیگر خدمات جیسے پانی، صحافتی و طبّی سہولیات اور تعلیم کا تعلق ہے، تو سابق وزیرِ صحت مامون حمیدہ کا بیان ہی کافی ہے، جو اس ہفتے ملیریا میں مبتلا ہو کر علیاء ہسپتال میں داخل ہوئے تھے، اور ملیریا کا علاج ان پر اثر انداز نہیں ہوا جس کے نتیجے میں انہیں پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑا، اور انہوں نے انکشاف کیا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ ادویات جعلی ہیں! تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ سوڈان میں کوئی حکومت موجود ہے؟ یا پھر وہاں چند بھوت ہیں جن کا سربراہ برہان ہے؟!

جہاں تک اس سیاسی بحران کی وجہ کا تعلق ہے، تو وہ سوڈان پر امریکہ اور برطانیہ کے درمیان بین الاقوامی کشمکش کی طرف لوٹتی ہے۔ امریکہ نے سوڈان کی اس جنگ کو اس وقت بھڑکایا جب امریکہ کے ایجنٹ بشیر کے زوال کے بعد برطانیہ نے اسے تنگ کرنا شروع کیا، چنانچہ برطانیہ نے امریکی ایجنٹ فوجیوں کو ہٹانے کا موقع پایا اور حکومت میں اپنے سویلین ایجنٹوں کو داخل کر دیا، یہاں تک کہ برہان نے ان کے خلاف بغاوت کر کے انہیں ہٹا دیا۔ اس پر برطانیہ نے جلوسوں اور مظاہروں جیسی سیاسی کارروائیوں کے ذریعے ان پر دباؤ جاری رکھا، جس کے نتیجے میں "فریم ورک معاہدہ" طے پایا جو فوجیوں کو اقتدار سے الگ کرنے اور انہیں بیرکوں تک محدود کرنے کے قریب تھا، جس نے امریکہ کو اس جنگ کو بھڑکانے پر مجبور کر دیا۔ یوں ہر کوئی نقل مکانی، بے گھری یا قتل کے خوف سے باہر بھاگ گیا، اور اس کے باوجود یہ کشمکش ٹھنڈی نہیں ہوئی۔

چنانچہ برطانیہ نے اپنی دعوت پر، فرانس، جرمنی، یورپی یونین اور افریقی یونین کی شرکت سے 15 اپریل 2025 کو لندن کانفرنس منعقد کی؛ اس کے اعلامیے میں سوڈانی عوام کی طرف سے منتخب کردہ سویلین حکومت کی طرف منتقلی کی حمایت، سوڈان کی تقسیم کی روک تھام، اور متوازی حکومتوں کے قیام کے کسی بھی منصوبے کو مسترد کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ برطانیہ کی جانب سے متوازی حکومت کو مسترد کرنے کا مطلب "حکومتِ تاسیس" کو مسترد کرنا ہے، جسے امریکہ نے قائم کیا ہے اور جو اس وقت دارفور پر

قابض ہے،اور اسے ریپڈ سپورٹ فورسز سے تشکیل دیا گیا ہے،اور یہی وہ حکومت ہے جو دارفور کی علیحدگی کی صورت میں وہاں حکومت کرے گی؛ دراصل برطانیہ ایسا سویلین اقتدار چاہتا ہے جو اس کے ایجنٹ اور سوڈان کے سابق وزیراعظم حمدوک کو دوبارہ اقتدار میں لائے۔اس کے مقابلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ امریکہ دارفور کو الگ کرنے کے اپنے منصوبوں پر گامزن ہے! چنانچہ مسعد بولس نے سوڈان کے لیے اسلحے کی پابندی سے متعلق قرارداد 1591 میں توسیع کی تجویز پیش کی؛ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے بریفنگ سیشن میں 24 اگست 2026ء کو سوڈان کی صورت حال پر گفتگو کرتے ہوئے امریکہ نے ایک قوی قرارداد پیش کی جس میں چار باتوں کی نص موجود ہے:

1۔اسلحے کی پابندی کے دائرہ کار کو وسعت دے کر پورے سوڈانی علاقے کو اس میں شامل کرنا؛

2۔اس بات کی دوبارہ توثیق کرنا کہ بلا پائلٹ کے فضائی گاڑیاں (ڈرونز) اور اس سے متعلقہ سسٹمز و ٹیکنالوجیز اس پابندی کے دائرے میں آتی ہیں؛

3۔سیکرٹری جنرل سے مطالبہ کرنا کہ وہ قرارداد 1591 سے متعلق ماہرین کی ٹیم میں ماہرین کی تعداد میں اضافہ کریں؛

4۔قرارداد 1591 کے ماہرین کی ٹیم کو ہدایت دینا کہ وہ اس خطے کا احاطہ کرنے والی دیگر ٹیموں کے ساتھ تعاون کرے تاکہ اثاثے منجمد کرنے، سفری پابندی اور اسلحے کی پابندی کی خلاف ورزیوں کا بہتر طور پر جائزہ لیا جا سکے۔

امریکہ کا اس سے مقصد سوڈانی فوج کو محدود کرنا اور اسے دارفور کو آزاد کرانے کے لیے پیش قدمی سے روکنا ہے، تاکہ وہ ریپڈ سپورٹ فورسز کے کنٹرول میں رہے جب تک کہ اس کی علیحدگی کا اعلان نہ ہو جائے، جیسے اس سے پہلے جنوب کو الگ کیا گیا تھا۔

اس سیاسی بحران سے سوڈان کا نکلنا اس کے اسباب کو ختم کیے بغیر ممکن نہیں، جو دو اسباب میں مضمر ہیں۔پہلا سبب سیاسی نظام (سیاسی ماحول) پر استعماری کافروں کا تسلط ہے، خواہ وہ فوجی ہوں یا سویلین، حکومت میں ہوں یا حکومت سے باہر؛ لہٰذا اس کا حل اس سیاسی ماحول کے خاتمے اور ان حکمرانوں کو ہٹانے میں مضمر ہے۔اور دوسرا سبب اقتدار کی مسند سے اسلام کی غیر موجودگی ہے، اور یہ اس گروہ پر منحصر ہے جس کے پاس اقتدار کی قوت موجود ہے، اور وہ سب سے مضبوط گروہ ہے جو اپنی مادی قوت کے بل بوتے پر اس کو ہٹانے کی صلاحیت رکھتا ہے، خواہ غالب گمان کے ساتھ ہو، اور وہ گروہ فوج ہے۔اور تاکہ وہ راہِ راست سے نہ بھٹکے، اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ آگے بڑھ کر اقتدار سنبھالے اور اسے حزب التحریر کے سپرد کر دے، جس کے نوجوان ایک مخلص اور غیر ایجنٹ سیاسی فضا تشکیل دیں گے، اور ان کے پاس اعلیٰ سیاسی افکار اور تمام سیاسی، اقتصادی اور مالیاتی بحرانوں کا اسلامی عقیدے کے عین مطابق حل موجود ہے جو اسلام کو اقتدار، ریاست اور معاشرے میں واپس لائے گا، جس کے نتیجے میں نبوت کے نقشِ قدم پر خلافتِ راشدہ کا قیام عمل میں آئے گا۔ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس (خلافت) سے نوازے اور اس کے خلیفہ کے طور پر، جلیل القدر عالم، باصلاحیت سیاست دان اور روشن خیال مفکر عطاء بن خلیل ابو الرشتہ کو دیکھنے سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائے؛ پس اے پروردگار! ہمیں جلد از جلد اس سے سرفراز فرما، بے شک تو ہی اس کا سرپرست اور اس پر قادر ہے۔

ولایہ سوڈان میں حزب التحریر کی مجلس کے رکن